سوال

(698)کیا نماز کے بعد ’’آیۃ الکرسی‘‘ والی حدیث ضعیف ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مولوی عزیز مبارک پوری نے ایک مضمون میں اپنی تحقیق بیان کی ہے کہ نمازوں کے بعد آیت الکرسی ، والی حدیث ضعیف ہے اور اس میں ایک راوی جھوٹا ہے ۔ مضمون کے سیاق وسباق سے پتہ چلتا ہے کہ ان کا خیال ہے کہ آیت الکرسی جو لوگ پڑھتے ہیں ترک کر دیں !کیا یہ صحیح ہے ؟ نیز کیا محدثین کا اصول کہ فضائلِ اعمال میں ضعیف پر عمل ہو سکتا ہے ، غلط اور ناقابلِ تسلیم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو، کہ ہر دور میں محدثین عظام کا طرۂ امتیاز رہا ہے ، کہ وہ احادیث کو یوں پرکھتے ہیں ، جیسے سُنار کسوٹی پر کھرا اور کھوٹا سونا پرکھتا ہے ۔ لہٰذا یہ بات کوئی تعجب کی نہیں ، کہ محترم محقق العصر غازی عزیر ( ) نے بھی محدثین کے اصولوں کے مطابق اپنی تحقیق پیش کرنے کی سعی فرمائی ہے ۔ یہ انتہائی مستحسن عمل ہے ۔

یہ دوسری بات ہے کہ بعض دفعہ تحقیقی میدان میں فہمِ قواعد میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے نتائج مختلف ہوتے ہیں ۔ کبھی کسی محدث نے جان بوجھ کر صحیح حدیث کو نہ تو ضعیف کہا ہے اور نہ فی الواقع ضعیف کو صحیح کہا ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ علم مصطلح الحدیث بحر زَخار ہے ، جس میں غوطہ زن ہو کر سُچے موتی حاصل کرنے کی سخت ضرورت ہے ۔ پھر یہ فریضہ ہر عام وخاص سر انجام نہیں دے سکتا ۔ بلکہ یہ کام صرف کبار علماء کا ہے ۔ جنہوں نے ساری زندگیاں اس فن میں صرف کر دیں ۔ جہاں تک زیرِ بحث مسئلہ کا تعلق ہے ، سو یہ حدیث بیہقی رحمہ اللہ کی ’’شعب الایمان‘‘ میں ہے ۔ (۵ ۳۳۰) اور امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس کو موضوعات میں بیان کیا ہے ۔ سند کے اعتبار سے روایت ہذا سخت ضعیف ہے ، مگر شواہد کی بناء پر یہ حدیث صحیح ہے ۔ شواہد میں ابوامامہ ، مغیرہ بن شعبہ ، ابن مسعود اور صلصال بن دلھمس کی احادیث معروف ہیں ۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو! القول المقبول (ص ۴۸۰، ۴۸۱)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

كتاب الصلوٰة : صفحہ:592

محدث فتویٰ